3098- عورت کے لیے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں

سوال

اگر عورت کے ساتھ جانے کے محرم نہ ہو تو کیا مردوں یا عورتوں کے گروپ میں محرم کے بغیر عورت حج یا عمرہ کے لیے جا سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس مسئلہ میں دور قدیم سے ہی علماء میں اختلا چلا آیا ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ :

اگر راستہ پرامن ہو اور عورت کے ساتھ جانے والے بھی بااعتماد ہوں وہ بغیر محرم حج کر سکتی ہے .

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ :

محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں ، اگرچہ بااعتماد افراد کے ساتھ بھی ہو تو اس کا سفر جائز نہیں ہوگا ، امام ابو حنیفہ اور امام احمد رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے ، ان کے دلائل درج ذیل ہیں :

ا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"محرم کے بغیر عورت سفر مت کرے ، اور نہ ہی کوئی شخص خلوت میں اس کے پاس جائے الا یہ کہ عورت کا محرم ساتھ ہو.

تو ایک شخص نے عرض کیا : میرا تو ارادہ فلاں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا ہے ، اور میری بیوی حج پر جانا چاہتی ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1763) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341)

ب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک رات اور دن کا سفر کرنا حلال نہیں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1038) صحیح مسلم حدیث نمبر (133).

اور بخاری کی حدیث نمبر (1139) اور مسلم کی حدیث نمبر (827) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے جس میں دو دن کے سفر کے الفاظ ہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دو دن اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ایک دن کی قید ہے، اور اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں تین یوم کی قید ہے، اور ان سے اور بھی روایات مروی ہیں.

اس تقیید کے اختلاف کی بنا پر اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ میں اطلاق پر عمل کیا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"تحدید سے مراد اس کا ظاہر نہیں، بلکہ جسے سفر کا نام دیا جائے تو اس سے عورت کا بغیر محرم سفر کرنا منع ہے، تحدید تو امر واقع کے متعلق ہے اس لیے اس کے مفہوم پر عمل نہیں کیا جائیگا.

اور ابن منیر کا کہنا ہے :

ان مختلف مقامات پر سوال کرنے والوں کے اعتبار سے مختلف تحدیدات وارد ہوئی ہیں" انتہی.

دیکھیں : فتح الباری (75/4).

دوم :

محرم کے عدم وجوب کے قائلین کے دلائل درج ذیل ہیں :

اعدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے راستے میں ڈاکوؤں کی شکایت کی.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اے عدی : کیا تم نے حیرۃ دیکھا ہے ؟

میں نے عرض کیا : میں نے اسے دیکھا تو نہیں، لیکن اس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ اکیلی عورت حیرۃ سے چل کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے سوائے اللہ کے ڈر کے کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا"

عدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : میں نے دیکھا کہ حیرۃ سے عورت چلتی اور جا کر کعبہ کا طواف کرتی اور وہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرتی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3400).

الظعینۃ عورت کو کہتے ہیں.

اس استدلال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے تو اس معاملہ کے وقوع ہونے کی خبر دی گئی ہے، کسی کام کے ہونے کی خبر کا معنی یہ نہیں کہ کام جائز بھی ہے، بلکہ وہ جائز بھی ہوسکتا ہے، اور ناجائز بھی، یہ تو شرعی دلائل کے اعتبار سے ہوتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قیامت سے قبل شراب اور زنا اور قتل عام اور زیادہ ہو جائیگا، اور یہ امور حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہیں.

چنانچہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ : امن وامان پھیل جائیگا، حتیٰ کہ بعض عورتیں جرات سے کام لیتی ہوئیں بغیر محرم اکیلی ہی سفر کرنے لگیں گی، اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس کا بغیر محرم سفر کرنا جائز ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی قیامت کی علامت اور نشانی کی خبر دی ہے یہ نہیں کہ وہ حرام یا قابل مذمت ہے، کیونکہ چراہوں کا اونچی اونچی بلڈنگیں تعمیر کرلینا، اور مال کی فروانی، اور ایک مرد پچاس عورتوں کا نگران ہوگا، بلاشک وشبہ یہ حرام نہیں، بلکہ یہ تو قیامت کی علامتیں ہیں، اور علامت اس چیز کی کوئی شرط نہیں، بلکہ وہ خیر اور شر، اور مباح اور حرام اور واجب وغیرہ سب ہوسکتی ہیں. واللہ اعلم " انتہی.

اس کا بھی ہونا چاہیے کہ حج کے لیے سفر میں عورت کے لیے محرم کی شرط میں علماء کرام کا اختلاف تو فرضی حج میں ہے، لیکن نفلی حج میں سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر محرم یا خاوند کے بغیر عورت نفلی حج کا سفر نہیں کرسکتی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (36/17).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

"جس عورت کا محرم نہیں اس پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے محرم کا ہونا بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت میں شامل ہے، اور وہاں تک پہنچنے کی استطاعت حج فرض ہونے کی شروط میں شامل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھے }. آل عمران (97).

اور عورت کے لیے بغیر محرم یا خاوند کے بغیر حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں؛ اور حسن، نخعی، احمد، اسحاق، ابن منذر، اور اصحاب الرائے کا قول یہی ہے، اور مذکورہ بالا آیت اور نبی علیہ السلام کی وہ احادیث جن میں بغیر محرم عورت کو سفر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے کی بنا پر صحیح بھی یہی قول ہے.

لیکن امام مالک، امام شافعی، اور اوزاعی رحمہم اللہ نے اس کی مخالفت کی ہے، اور ہر ایک نے ایسی شرط لگائی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، ابن منذر کہتے ہیں : ظاہر حدیث کو ترک کر کے ایسی شرط لگائی ہے جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/90-91).

کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے :

" صحیح یہی ہے کہ عورت کے لیے خاوند یا محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے عورت بااعتماد عورتوں کے ساتھ بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی، اس کے لیے بغیر محرم اپنی پھوپھی، یا خالہ یا والدہ وغیرہ کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی اور محرم ہونا ضروری ہے۔

اور اگر اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے محرم نہیں ملتا تو جب تک وہ اس حالت میں ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا " انتہی۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/92).

واللہ اعلم۔